سوال

(12) موتٰی کے دفن کرنے میں جلدی کی جائے یا دیر؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موتٰی کے دفن کرنے میں جلدی کی جائے یا دیر زید کہتا ہے کہ جلدی کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین کاموں میں جلدی کیا کرو۔ جس میں سے ایک جنازہ بھی ہے۔ مگر بکر کہتا ہے کہ دیر کیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک دو دن کے بعد دفن کی گئی اگر یونہی ہوتا تو صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین جو حدیث کے یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک کو بغیر دفن کئے ہوئے۔ دو دن تک کیوں رکھتے اب دریافت طلب یہ ہے کہ زید کا کہنا ٹھیک ہے یا بکر کا (مرزا فیاض علی بیگ سکندر آباد دکن)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں حکم یہی ہے کہ میت کو جلدی دفن کرو۔ آپ ﷺ کے دفن کرنے میں اس لئے دیر ہوئی تھی کہ نعش مبارک حجرے میں تھی جہاں دفن ہونی تھی لوگ جوق جوق آتے اور باری باری نماز جنازہ پڑھتے تھے۔ اس سے اصل حکم میں تبدیلی نہیں آسکتی۔ (10 جولائی 1931ء)

شرفیہ

صرف جنازہ پڑھنے کی وجہ نہ تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ شاہی دستور ہے کہ جب تک جانشین نہ مقرر ہو جائے۔ جب تک نعش شاہی دفن نہیں کی جاتی۔ اور اگرچہ رسول اللہ ﷺ کا طریق شاہانہ طریق پر نہ تھا۔ مگر رسالت اور خصوصا آپ ﷺ کی رسالت جو۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ الایۃ۔ عام تھی کہ آپ کے بعد خلافت راشدہ شاہان دنیا سے اعلیٰ تھی۔ اسی وجہ سے حضور ﷺ کے انتقال کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین خلیفہ کے تعین وتقرر میں مشغول تھے۔ ملاحظہ ہو۔) بخاری ج 1 ص 518) (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

جلد 2 ص 31

محدث فتویٰ